

عَلَيْهِ السَّلَامُ

درسِ حدیث

بِوَجْهِكَ يَا رَبَّنَا

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ”خانقاہ حامدیہ چشتیہ“ رانیونڈ روڈ لاہور کے زیر انتظام ماہنامہ ”انوارِ مدینہ“ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین

گناہوں سے دل سیاہ اور استغفار سے صاف ہو جاتا ہے !

صغیرہ گناہوں سے بھی بچنا ضروری ہے

(درسِ حدیث نمبر ۶۹/۳۱۱ ۲۸ جون ۱۹۶۸ء)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ !

آقائے نامدار رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ جب مومن سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے ! فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ اس کے بعد اگر اس نے توبہ کر لی اور خدا سے استغفار کر لیا تو اس کا دل صیقل (صاف) ہو جاتا ہے اور گناہ کا سیاہ دھبہ ہٹ جاتا ہے ! وَاِنْ زَادَ زَادَتْ اور اگر توبہ و استغفار نہ کرے بلکہ گناہ کو اور بڑھا دے تو یہ سیاہی بھی بڑھ جاتی ہے ! حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبُهُ یہاں تک کہ وہ سیاہی پورے دل کو گھیر لیتی ہے ! گویا سارے کا سارا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے ارشاد فرمایا فَلْيَلِكُمُ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى اسی کا نام ”رَان“ ہے جس کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ

﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴾ ۱

یعنی ان کے دلوں پر ان کے برے کاموں کے باعث زنگ چڑھ گیا ان کے قلوب ان ہی کے کرتوتوں کی وجہ سے سیاہ پڑ گئے !!

قرآن کریم میں اس آیت سے پہلے خدا تعالیٰ نے کفار کا ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ یومِ جزاء کا انکار کرتے ہیں ﴿إِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا أَأَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ﴾ جب ان پر ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کہتے ہیں یہ تو پہلے لوگوں کے قصے ہیں اب اس آیت ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ میں اس طرف اشارہ کیا کہ یہ جو یومِ جزاء کا انکار کرتے ہیں یا قرآن حکیم کو پہلے لوگوں کی کہانیاں کہہ کر جھٹلاتے ہیں اور خود کو ناراِ جہنم کا مستحق بناتے ہیں یہ اس لیے نہیں کہ ان کی سرشت و فطرت ایسی ہے، نہیں بلکہ ان مُنْكَرِينَ و مُكْذِبِينَ کی بری حرکتوں اور اختیاری بد اعمالیوں کے باعث ان کے قلوب پر تاریکی چھا گئی! مسلسل معاصی کے ارتکاب اور سرکشی کے باعث ان کے قلوب میں حق بات قبول کرنے، یومِ جزاء سے ڈرنے یا خدا کی آیات اور قصے کہانیوں میں فرق کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رہی! گناہوں کی کثرت سے ان کے دلوں پر ظلمت چھا گئی اپنی ہی کرتوتوں کے سبب ہوش و حواس کھو بیٹھے ہیں گویا! ان ہی دوسرے گناہوں کی عادت نے تکذیب و انکار جیسے عظیم اور ہلاکت آمیز گناہ تک پہنچایا!!! تو اس حدیث شریف میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اگر کسی شخص نے گناہ کرنے کے بعد توبہ نہ کی اور برابر گناہ کرتا رہا تو رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ اس کا سارا دل سیاہ ہو جائے گا وہ قبولِ حق کی جملہ صلاحیتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گا! مسلسل چھوٹے گناہ کرنے سے اس کے اندر گناہ کی قوت بڑھ جائے گی اور پھر بڑے سے بڑے گناہ کرنے سے بھی اجتناب نہیں کرے گا! گناہوں کی عادت انسان کو بری طرح ہلاکت میں ڈال دیتی ہے! اور یہ عادت دو طرح سے پڑتی ہے

☆ ایک تو یہ کہ آدمی کسی گناہ کو زیادہ خطرناک خیال نہ کرے بلکہ معمولی سمجھ کر کرتا رہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ گناہِ صغیرہ ہو یا کبیرہ خطرے سے خالی نہیں ہوتا! حدیث شریف میں ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا

إِيَّاكَ وَ مُحَقَّرَاتِ الدُّنُوبِ ۱ یعنی چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی بچتی رہا کرو!

کیونکہ خدا تعالیٰ کے ہاں چھوٹے گناہوں پر بھی مواخذہ ہو سکتا ہے اور چھوٹے چھوٹے گناہوں کا ہمیشہ کرنا آدمی کو بڑے گناہوں پر جرأت دلاتا ہے، اس میں بتدریج گناہ کی قوت بڑھتی رہتی ہے آخر کاریہ آدمی کبار کا ارتکاب بھی کرنے لگ جاتا ہے !!

ویسے بھی یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ صغیرہ گناہوں پر ہمیشگی اس کو کبیرہ گناہ میں تبدیل کر دیتی ہے ! ہاں اگر گناہ کرنے کے بعد پشیمان اور نادم ہو کر توبہ و استغفار کرے پھر عادت پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا !!

☆ دوسری وجہ (گناہوں کے عادی ہو جانے کی) یہ ہے کہ آدمی سرے سے گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھے ! اور یہ بہت ہی خطرناک صورت ہے ! ظاہر ہے کہ جب وہ گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھے گا تو کبھی بھی اس پر پشیمان نہیں ہوگا اور توبہ و استغفار بھی نہیں کرے گا !!

گناہ کو جائز بنانے کی کوشش :

آج کل یہ مرض عام ہے کوشش کی جاتی ہے کہ گناہ کے کام کو کسی طرح جائز بنایا جائے ! کہا جاتا ہے کہ ”سود“ اتنا حرام ہے اور اتنا حلال ہے ! ”شراب“ فلاں حد تک حلال اور فلاں حد تک حرام ہے ! گویا حرام کو کسی نہ کسی طرح حلال قرار دینے کی ناروا کوششیں کی جاتی ہیں ! (العیاذ باللہ) حالانکہ دین مکمل ہو چکا ہے جو چیز جائز ہے وہ ناجائز نہیں بن سکتی اور جو کام ناجائز ہے وہ جائز نہیں ہو سکتا ! جو کام حضور ﷺ کے زمانہ میں جائز تھے وہ قیامت تک جائز رہیں گے ! اور جن کاموں کو حضور ﷺ نے ممنوع قرار دیا وہ قیامت تک ناجائز اور ممنوع رہیں گے ! ارشاد ہے

﴿ أَيُّومَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضَيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴾ ۱

” آج کے روز میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین کے پسند کیا“

۱ جیسے ڈاڑھی مونڈنا یا غیر محرم عورتوں مردوں کا اختلاط رہنا یا عورتوں کا بے پردگھر سے نکلنا یا جانداروں کی تصویریں اور ویڈیو بنانا وغیرہ محمود میاں غفرلہ ۲ سورة المائدة : ۳

آج بہت سی چیزیں جن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے جائز بتایا جاتا ہے ! زمانہ و حالات کے تقاضے کی آڑ لے کر ناجائز کو جائز بتایا جا رہا ہے ! اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دین مکمل نہیں اس میں ہر زمانہ میں تغیر و تبدل اور کمی بیشی ہوتی رہے گی (العیاذ باللہ) !

نئے دین اور نئے نبی کا دروازہ بند :

حالانکہ دین اسلام کی تکمیل ہو چکی ہے اکمال دین و اتمام نعمت کے بعد نہ نئی شریعت کی ضرورت ہے اور نہ ہی نئے نبی کی حاجت ! اب کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ خدا کے آخری نبی کی حرام کردہ چیزوں کو حلال اور حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دے ! !

اللہ تعالیٰ ہمیں اسی دین کامل پر زندگی اور موت نصیب فرمائے، گناہوں پر جے رہنے کی بیماری سے ہمیشہ ہمیشہ پناہ میں رکھے، توبہ و استغفار کی توفیق ارزانی فرمائے اور آخرت میں آقائے نامدار ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ (مطبوعہ ماہنامہ انوار مدینہ دسمبر ۲۰۱۶ء بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۸ جون ۱۹۶۸ء)



وفیات

۲۸ اگست کو جامعہ فاروقیہ راولپنڈی کے مہتمم و ناظم اعلیٰ و فاق المدارس پاکستان پنجاب شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب انتقال فرما گئے۔

۲۷ اگست کو جامعہ مدنیہ جدید کے خادم منظر عباس کشمیری کی خالہ صاحبہ کشمیر میں اچانک وفات پا گئیں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب ہو۔ جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہ حامدیہ میں مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب

اور دعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین !